Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	یکم شعبان سنہ ۱۳۹۸ھ ۸ وفا سنہ ۱۳۵۷ ہش ۸ جولائی سنہ ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۵۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کیلئے

تحریکِ دعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور آج ۸ جولائی کو افریقہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے جانے والے ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمر میں درد کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے، الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین ❊

ربوہ ۷ وفا۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الفلق اور الناس (معوذتین) کی تلاوت کرنے کے بعد ان کی تفسیر کرتے ہوئے تعوذ کی حقیقت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ تعوذ کے معنے پناہ مانگنے کے ہوتے ہیں اور پناہ ہمیشہ مشکلات و مصائب کے انفرادی یا اجتماعی احساس کی بناء پر مانگی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خیر محض ہے اس کی صفات میں تو شر کا

(باقی صفحہ پر)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بنو اور صبح و شام اسکی حمد و ثنا بیان کرتے رہو

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ۔ (البقرۃ: ۱۵۳)

ترجمہ:۔ پس (جبکہ) مَیں اِس قدر فضل کرنے والا ہوں (تو) تم مجھے یاد رکھو! مَیں (بھی) تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

پھر فرماتا ہے:۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (ابراھیم: ۸)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) اگر تم شکر گذار بنے تو مَیں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو!) میرا عذاب یقیناً سخت (ہوا کرتا) ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ یَاْکُلُ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْہَا، وَیَشْرَبُ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْہَا۔ (مُسلم)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندہ سے راضی ہوتا ہے جو صبح و شام کا کھانا کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور ایسے ہی پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"اللہ ہی کی تعریف ہے اوّل اور آخر میں اور ظاہر اور باطن میں۔ وہ میرا ولی ہے دُنیا اور آخرت میں۔ اس کی رُوح نے مجھے نطق کی طاقت دی اور اس کے ہاتھ نے مجھے حرکت دی... اور کوئی طاقت اس کے بغیر نہیں۔ اور وہی آسمانوں میں اور زمینوں میں قادر ہے... پس سب تعریف تیرے لئے ہی ہے اے ربّ العالمین۔ تُو میرا محسن اور منعم ہے اور مددگار ہے اور میری طرف الہام کرنے والا ہے اور میری آنکھوں کا نُور ہے اور میرے دل کا سرور ہے اور میرے قدموں کی طاقت ہے۔ مَیں مروں گا ایسے حال میں کہ مَیں تیری نعمتوں کا شکر گذار ہوں گا میری ہڈیاں اور خاک قبر میں تیری شکر گزاری کریں گی اور میری رُوح آسمان میں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احمدیوں کے نزدیک برطانیہ عنقریب تبدیلیٔ مذہب کی ایک زبردست رَو کی لپیٹ میں آنے والا ہے"

"ان کا دعویٰ ہے کہ وہ عیسائیوں کو بھی اپنا ہم عقیدہ و ہم مذہب بنانے کی مہم میں کامیاب رہیں گے"

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس پر مشہور عیسائی اخبار "کیتھولک ہیرلڈ" کا تبصرہ

برطانیہ کے کیتھولک عیسائیوں کے مشہور اخبار "کیتھولک ہیرلڈ" نے اپنے ۹؍جون ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے لندن میں منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس (۲؍تا ۴؍جون ۱۹۷۸ء) پر تبصرہ کیا ہے۔ یہ تبصرہ اخبار مذکور کے نامہ نگار فرانسس گملے (FRANCES GUMLEY) کا تحریر کردہ ہے۔ اُس نے یہ تبصرہ "مسلمان فرقے کی مہم" کے سہ کالمی جلی عنوان کے تحت نسبتاً جلی حروف میں شائع کیا ہے اور اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فوٹو سے مزین کیا ہے۔ اگرچہ نامہ نگار نے تبصرہ میں جگہ جگہ طنز کے نشتر بھی چلائے ہیں تاہم ایک عیسائی نامہ نگار کے طنزیہ انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم اس تبصرہ کا اُردو ترجمہ ریکارڈ کی غرض سے ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ اس سے بھی یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہماری یہ کانفرنس عیسائی کلیسیا کو جھنجھوڑنے اور اس میں ہلچل پیدا کرنے میں کامیاب رہی ہے حتیٰ کہ ہر عیسائی فرقہ اور ہر طبقہ خیال کے چرچ کو اس کا نوٹس لینے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ فرانسس گملے اپنے اس تبصرہ میں رقمطراز ہے:۔

"اس ہفتہ کے اختتام پر مختلف برطانوی چرچز کے مابین اتحاد و اتفاق کے حق میں ایک بہت ہی عجیب ذریعہ سے کلمۂ توصیف سننے میں آیا۔

اسلام کا ایک نیا فرقہ جو احمدیہ تحریک کے نام سے موسوم ہے یورپ پر چھا جانے کی امید لگائے بیٹھا ہے۔ اس تحریک کے پیشوا خلیفۃ المسیح الثالث نے تبصرہ کے رنگ میں فرمایا "برطانیہ میں باضابطہ طور پر قائم شدہ چند ایک چرچ ہیں اور انہوں نے بھی باہم اشتراک سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو ایک متحدہ چرچ میں ڈھالا ہوا ہے جب میں امریکہ گیا تو مجھے ہر سڑک کے موڑ پر بالکل ایک نئے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والا جداگانہ چرچ نظر آیا۔ یہ دیکھ کر میں ہنسی ضبط نہ کر سکا۔"

احمدیوں کے نزدیک برطانیہ عنقریب تبدیلیٔ مذہب کی ایک زبردست رَو کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ ان لوگوں نے گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے انوکھے موضوع پر کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی ہے۔

ایک ایسے وقت میں جبکہ برطانیہ کے رفتہ رفتہ بین المذاہب مذاکرات کی طرف بڑھ رہے ہیں احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ عیسائیوں اور دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کی زبردست مہم میں کامیاب رہیں گے۔

خلیفۃ المسیح الثالث نے پٹنی میں واقع جماعت احمدیہ انگلستان کے ہیڈ کوارٹر میں احمدیوں کے عقائد اور عیسائی چرچوں کے بارہ میں ان کے طرزِ عمل کی وضاحت کی۔

وہ ایک خوش گفتار عمر رسیدہ شخص ہیں۔ سر پر قرینے سے بندھی ہوئی کلف لگی پگڑی پہنتے ہیں جو ایک پُرکشادہ تتلی کی طرح ان کے سر پر آویزاں نظر آتی ہے۔ جب وہ اپنے جدامجد اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد (جنہیں احمدی انکے دعوے کی رُو سے مسیح موعود مانتے ہیں) کے کارناموں اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں تو اُن کی آنکھوں میں تلطّف آمیز چمک پیدا ہو جاتی ہے۔

ان کے چہرہ کی شگفتگی صرف اُسی وقت متاثر ہوتی ہے جب وہ اُس مخالفت کا ذکر کرتے ہیں جس کا اس ۸۹ سال پرانی تحریک کو سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جملہ مذاہب کی متحدہ مخالفت کے باوجود دنیا بھر میں ہماری تعداد ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے اور کوئی دن نہیں چڑھتا جس میں ہمارا قدم ترقی کی طرف نہ بڑھتا ہو۔

احمدیوں کے عقائد بعض نئے ہم خیال دوست حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد کے دعویٰ مسیح موعود کو تسلیم کرنے کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے وسیع تر حلقہ سے کسی قدر دور ہو گئے ہیں۔ مسیح کی شخصیت کے متعلق انکے عجیب و غریب عقائد نے مسیحیوں کے ساتھ بحث مباحثہ کو ٹیڑھی کھیر بنا چھوڑا ہے۔

ان کا عیسائیت کے خلاف جہاد کا ایک بنیادی حربہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اُترنے کی وجہ سے صلیبی موت سے محفوظ رہا تھا، پھر وہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر چلا گیا۔ احمدیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ مسیح کا مقبرہ کشمیر کے شہر سری نگر میں آج بھی موجود ہے اور وہاں جا کر اس کی زیارت کی جا سکتی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہاں کے لوگ بنی اسرائیل کے ایک یا کئی قبیلوں کی اولاد اور نسل ہیں۔

احمدی شروع ہی سے مخالفت کے عادی ہیں۔ پاکستان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ خلیفۃ المسیح الثالث نے اس ہفتہ گفتگو کے دوران بتایا کہ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران برطانیہ کے دوسرے مسلمانوں کے لیڈروں سے ملاقات کرنا اُن کے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔

مسیح کی اُس مبینہ زندگی کے متعلق جو اس نے کشمیر میں گزاری احمدیوں کی لندن میں منعقدہ کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے دی برٹش کونسل آف چرچز نے اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ:۔

"راسخ العقیدہ مسلمانوں کے مذہبی زعماء احمدیوں کے اس عقیدہ کو کہ مسیح نے کشمیر جا کر وہاں طبعی طور پر وفات پائی خلافِ قرآن قرار دے کر اس کی تردید کر چکے ہیں لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ برطانیہ میں مقیم دوسرے مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ وہ لندن کانفرنس اور اس میں زیرِ غور آنے والے موضوع پر تبصرہ کریں۔

تبصرہ سے ہمارے گریز کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ ماضی میں عیسائیت دوسرے مذاہب اور ان کے بنیادی عقائد کو جارحانہ اور منفی قسم کے حملوں کا نشانہ بناتی رہی ہے۔ یہ حملے اسی نوعیت کے ہوتے تھے جس نوعیت کے حملے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر احمدی (اس کانفرنس کی شکل میں) اب کر رہے ہیں۔ جب ہم پر ایسے حملے ہوں تو ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم ضرورت سے زیادہ مدافعت کا مظاہرہ کریں۔"

مسیحی عالی ظرفی کے اس ثبوت سے خلیفۃ المسیح الثالث غیر متاثر نظر آتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے دی برٹش کونسل آف چرچز کے اس بیان کو بہت دلچسپ پایا ہے اور میں اس سے محظوظ ہوا ہوں۔"

["کیتھولک ہیرلڈ" ۹؍جون ۱۹۷۸ء صفحہ ۳
Catholic Herald June 9, 1978 Page 3]

طلباءِ فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس کیلئے

ضروری اطلاع

فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہونے والے طلبہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے ربوہ کے طلبہ کے یا ان طلبہ کے جنہوں نے ربوہ میں اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرنے کا انتظام کیا ہو باقی تمام طلبہ کی رہائش کا انتظام "ناصر ہوسٹل" جامعہ احمدیہ میں کیا گیا ہے۔ تمام طلبہ وہیں قیام کریں گے اور منتظمین کی ہدایت کے مطابق پروگرام میں حصہ لیں گے۔

یہ کلاس ۱۰؍جولائی کو سات بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں شروع ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(قائم مقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے بارے میں اسلامی تعلیم

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

اسلامی تعلیم ایسی پیاری اور حسین ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر ایک مسلمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نمونہ کے مطابق نہ صرف اپنے ماحول و معاشرہ میں بلکہ ساری دنیا اور انسانیت کے لئے امن و سکون پیدا کر سکتا ہے۔ ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیمات پر مشتمل مقدس کتاب قرآن مجید کی بابت اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝"

(المائدہ: ۱۷)

اللہ اس (قرآن) کے ذریعہ سے ان قوموں کو جو اس کی رضا پر چلتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے جاتا ہے اور سیدھے راستہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

یاد رہے کہ دنیا میں انسان پر دو قسم کے حقوق واجب اور لازم ہیں، ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد، دونوں حقوق کو ادا کرنا نہایت اہم بھی ہے اور موجب ثواب بھی ان کے بارے میں انسان بالآخر خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

انبیاء کرام اپنے متبعین کو ان کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عز اسمہ۔ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے نوع انسان کی۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۵)

باہمی لین دین کے معاملات حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں ادا کرنا، اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسان سے بہتر سلوک و عمدہ برتاؤ اور اس ضمن میں انہیں شکوہ و شکایت کا موقع نہ دینا۔ ایک مقبول نیکی اور ان سے سراسر ہمدردی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حقوق اللہ اور حقوق العباد کو جب تک ایک منظم رنگ میں ادا نہ کیا جائے اسوقت تک انسان نیکی کا اعلیٰ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۶۵)

یہ بات ظاہر ہے کہ بالعموم ہر قسم کے لین دین کے معاملات اور ان پر عمل درآمد سے قبل گفتگو اور قول و قرار ان کا نقطۂ آغاز بنتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے گفتگو کے ضمن میں جہاں عمومی تعلیم کے طور پر قرآن کریم میں یہ زریں ہدایت دی کہ:۔

"قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا"

(البقرہ: ۸۴)

یعنی لوگوں سے نرم کلام و شیریں زبان سے عمدہ رنگ میں بات چیت کرو۔ وہاں خاص طور پر قرآن پاک میں یہ ارشاد بھی فرمایا کہ:۔

"قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا"

(احزاب: ۷۱)

کہ تمہاری بات چیت سیدھی صاف اور واضح ہو اس میں کوئی دھوکا، فریب اور کجی نہ ہو۔ سو اسوہ سے ہمیں اپنے معاملات لین دین وغیرہ کے بارے میں یہ اصل ملا کہ اس سلسلہ میں بھی جو قول و قرار کرو وہ صاف اور واضح ہو۔ پھر تمہارے قول و معاہدہ اور عملی کردار میں کوئی تضاد نہ پایا جائے اپنے قول کے خلاف عمل اختیار کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عمومی انتباہ ہے کہ:۔

"كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝"

(سورۃ الصف)

یعنی تم وہ بات کہو جو عمل میں نہیں لاتے، خدا کی ناراضگی کا موجب ہے۔

باہمی لین دین کے معاملات معاشرہ میں ہماری روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" (صحیح بخاری)

یعنی خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص حقیقی اور کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی بندوں کے لئے بھی وہ کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی یہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس سے لین دین کے معاملات میں دھوکہ فریب کرے۔ بروقت ادائیگی اور معاملہ کی صفائی کا خیال نہ رکھے۔ سو اسی کے موافق خود اس پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ دوسرے سے بھی برتاؤ میں انہی خصوصیت سے ملحوظ رکھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو .... یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ...."

(اخبار الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء)

باہمی لین دین کے بارے میں بعض موٹی موٹی باتوں کا اور ان کی بابت ہدایات کا تذکرہ یاد دہانی کی غرض سے کیا گیا ہے تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہوں اور نیکی اور خدا کی رضا کو مقدم رکھیں اور ان بارے میں غفلت نہ کریں اور عمدہ نمونہ دکھا سکیں۔

بازار سے روزمرہ کی ضروریات کی خرید و فروخت کو ہی لے لیا جائے تو ہمارے تجارتی کاروبار کرنے والے بھائیوں کیلئے رازق و مالک یوم حساب خدا کا قرآن مجید میں یہ حکم ہے:۔

"فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ"

(الاعراف: ۸۶)

کہ ماپ اور تول پورا دیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں حق سے کم نہ دیا کرو اور اس بارے میں تاکیدی حکم دیا کہ:۔

"وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝"

(بنی اسرائیل: ۳۶)

یعنی جب تم (کسی کو کچھ) ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا پورا دیا کرو اور (جب تول کر دو تو بھی) سیدھے ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو۔ یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔

ماپ تول کے بارے میں باوجود تاکیدی احکامات دیئے جانے کے پھر بھی ان کی تعمیل و اطاعت نہ کرنے اور اپنے آپ کو گنہگار بنا لینے پر حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہلاکت کے گڑھے میں اتار دی گئی۔ (الشعراء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ تول کے بارے میں اپنے اصحاب سے فرمایا:۔

"قَالَ لِاَصْحَابِ الْكَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَكَتْ فِیْهِ الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ"

(ترمذی)

کہ ماپ اور تول دو ایسے امور ہیں جن کے بارے میں تم ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہو۔ یہ یاد رکھنا کہ تم سے قبل بعض قومیں اس معاملہ میں زیادتی کر کے ہلاک ہو چکی ہیں۔

ماپ اور تول میں کمی رکھنے والوں کو خدائی وعید کی صورت میں متنبہ فرمایا گیا ہے کہ:۔

"وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝"

(المطففین: ۲ تا ۵)

یعنی سودا سلف میں وزن کم دینے والوں کے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ (ان کیلئے) جو تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا کر کے لیتے ہیں اور جب (کوئی چیز) دوسروں کو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر کے دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے یعنی انہیں اس کا حساب کتاب دینا اور جزا و سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شہری حقوق میں یہ بھی داخل ہے کہ لین دین کے معاملات میں خرابی نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اس حق کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ اسلام نے بھاؤ کے بڑھانے اور سودا مہنگا کرنے سے روکا ہے۔ اسی طرح دوسروں کو نقصان اور ان کی تجارت میں تنزل کرنے کے لئے بھاؤ کو گرا دینے سے بھی منع فرمایا۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک شخص ایسے ریٹ پر انگور بیچ رہا تھا جس ریٹ پر دوسرے دوکاندار نہیں بیچ سکتے تھے۔ حضرت عمرؓ پاس سے گزرے تو انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا کیونکہ اس طرح باقی دوکانداروں کو نقصان پہنچتا تھا۔ غرض اسلام نے سودا مہنگا کرنے سے روک دیا اور بھاؤ گرانے سے بھی روک دیا تاکہ نہ دوکانداروں کو نقصان ہو اور نہ پبلک کو نقصان ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۴۲۵ سورۃ کوثر)

تجارتی کاروبار سے متعلق اسلامی احکام کے ذکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مگر اس حکم اسلام نے یہ دیا ہے کہ دھوکہ اور فریب اور ملاوٹ جائز نہیں۔ بے شک تم تجارت کرو۔ مگر تجارت میں یہ دھوکا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ نقص بھی ایسا ہے جس کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں تو یہ مرض اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ کوئی چیز خالص کر اور ملاوٹ سے نہیں بچی .... خالص چیز خریداروں کو مہیا نہیں کی جاتی یہ نقائص بھی صرف اسی زمانہ میں نہیں بلکہ گزشتہ زمانہ میں بھی یہ نقص پائے جاتے تھے اور انہی کو دور کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی طرف سے محتسب مقرر ہوتے تھے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۴۵)

اسی طرح آپؓ فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بازار گئے وہاں لوگ کھڑے تھے کہ یہ ڈھیر گندم کا اتنے کا ہے اور یہ ڈھیر اتنے کا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مارا تو نیچے کے دانے گیلے تھے، آپ کو غصہ آ گیا اور فرمایا یہ دانے گیلے کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ بارش ہو گئی تھی جس کی وجہ سے دانے گیلے ہو گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ گیلا حصہ اندر کیوں ڈالا گیا۔ آپؐ نے اس قسم کے سودے کو ناجائز قرار دے دیا۔ اسی طرح فرمایا کہ لین دین میں کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو.........."

(تفسیر کبیر جلد ۶ جز چہارم سورۃ الکوثر صفحہ ۲۳۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھوکہ فریب کرنے والے کے بارہ میں یہ واضح ارشاد ہے کہ:۔

"لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا"

کہ دھوکہ فریب کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

بعض تاجر مال کو مہنگے داموں فروخت کرنے کے واسطے روک لیتے ہیں۔ اسلام اسے ناجائز قرار دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِئَ اللّٰہُ مِنْہُ"

(مشکوٰۃ کتاب البیوع)

کہ جس نے چالیس دن تک بھی خوردونوش وغیرہ کی اشیاء کو اس ارادہ سے روک لیا۔ اور ذخیرہ اندوزی سے کام لیا کہ اس مال کو مہنگا فروخت کر سکے تو اس نے گویا احکام اطاعت خداوندی سے بیزاری کا اظہار کیا اور ایسے شخص سے خدا تعالیٰ بھی بیزاری فرماتا ہے۔ یعنی اپنی حفاظت عنایت اس سے اٹھا لیتا ہے اور وہ اس کی نگاہ میں مجرم ٹھہرتا ہے۔ اور ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے:

"مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ" (مسلم)

یعنی ذخیرہ اندوزی کرنے والا خدا کی جناب سے گنہگار قرار پاتا ہے۔

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ"

(ابن ماجہ ودارمی)

یعنی اشیائے صرف کو بازار میں سپلائی کرنے اور فروخت کے لئے منڈی میں لے آنے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کشائش رزق اور اس میں برکت دی جاتی ہے جبکہ ایسا شخص جو مال کو گودام وغیرہ میں ذخیرہ کر لیتا ہے اور اس سے بازار میں اس لئے قلت پیدا کر دیتا ہے کہ قیمت بڑھائی جا سکے اور مال مہنگے داموں فروخت ہو وہ خدا تعالیٰ کے ہاں ملعون شمار ہوتا ہے۔ یعنی خدا کی رحمت سے دور اور گنہگار و قابل مواخذہ۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ گراں فروشی کے لئے غلہ اور کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات صرف کو روک رکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ افلاس و جذام کی سزا دیگا (مشکوٰۃ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"تو اس حکم اسلام نے یہ دیا ہے کہ تم جو مال زیادہ دوسروں سے خرید لو اسے روک کر نہ رکھ لیا کرو کہ جب مال مہنگا ہو گا اس وقت ہم فروخت کریں گے....... ہر شخص جو احتکار کے نتیجہ میں روپیہ کماتا ہے۔ اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ حرام خوری کا ارتکاب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے کے جو جائز ذرائع رکھے ہوئے ہیں صرف ان ذرائع سے کام لینا چاہیئے ناجائز گندے اور ناپاک ذرائع جن کا اسلام دشمن ہے جن سے اس نے بڑی شدت سے منع کیا ہے۔ ان کو اختیار کرنا دین کی ہتک اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں موردِ غضب بننا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۴۵-۳۴۶)

تجارتی کاروبار اگر دیانتداری اور سچائی پر قائم رکھ کر کیا جائے تو ایسے تاجر کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا مقام اور درجہ ہے چنانچہ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ"

(مشکوٰۃ کتاب البیوع)

کہ دیانتدار تاجر، سچائی اور دیانتداری سے کاروبار کرنے کی برکت سے نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوں گے۔

اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب البیوع)

کہ سوائے ان تاجروں کے جو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اور نیک اور دیانتدار ہوں گے دیگر سب تاجر جو نافرمانی اور بددیانتی کا شیوہ رکھتے ہیں۔ بدکار و گنہ گار لوگوں کے گروہ میں ان کا حشر و نشر ہو گا

قومی ترقی اور تنزل میں تجارت بھی اہم کردار ادا کرتی ہے کہ اس میں دیانتداری اختیار کرکے بہت سی اقوام ترقی کر جاتی ہیں اور اس کے برعکس عمل کرکے ہلاکت کے گڑھے اور دوسروں کی غلامی میں پہنچ جاتی ہیں اور دوسری قوموں کے زیر احسان اور دست نگر ہو کر رہ جاتی ہیں

لین دین کے معاملات میں قرض بھی آتا ہے حتی الوسع اس کے لینے سے بچنا چاہیئے اگر مجبوراً لینا پڑے تو اس کی ادائیگی کی مدت مقرر کرکے اسے ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے قرآن مجید میں ہے:۔

"اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ"

اسی ضمن میں مزید تاکید فرمائی کہ:۔

"وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِہٖ"

(البقرہ : ۲۸۳)

یعنی خواہ چھوٹا لین دین ہو یا بڑا ہو تم اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سستی نہ کرو۔ اور پھر میعاد مقررہ پر اسے ادا کیا جائے۔ ہاں بعض دفعہ حالات ناگہاں ایسے ہو جاتے ہیں کہ قرض دینے والا بھی جانتا ہے کہ مقروض کے حالات ساز گار نہیں ایسی صورت حال میں قرض کی واپسی کی بابت مناسب یہی ہے کہ تقاضا اور سختی کی بجائے حسب ارشاد فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ پر عمل کیا جائے۔ یعنی اس کی تنگدستی کے دور ہونے تک مہلت دے دی جائے۔

یاد رہے کہ قرض حقوق العباد میں سے ایک ایسا حق ہے کہ جس کی ادائیگی ناگزیر ہے اس کے بغیر نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں چھٹکارا ہے۔ حدیث میں ہے:۔

"یُغْفَرُ لِلشَّھِیْدِ اِلَّا الدَّیْنَ" (مسلم)

کہ شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے سوائے قرضہ کے جو اس نے کسی کا دینا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھتے جس کے متعلق معلوم ہوتا کہ وہ قرضدار ہے اور صحابہ کو فرماتے کہ

"صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ"

کہ تم اس کی نماز جنازہ پڑھ لو سوائے اس کے کہ اس کا ترکہ قرض کی کفایت کرتا یا اس کے قرض کی ادائیگی کسی اور ذریعہ سے ہو جاتی۔ تو حضورؐ جنازہ پڑھا دیتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرضہ بھی دنیا کی بلاؤں میں سے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ — (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۹۴

میں بشارت احمد دہڑوی ولد مکرم ماہی بخش صاحب مرحوم قوم پنیڈ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کشمیر کالونی کراچی ۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے فرمائی جائے۔

العبد۔ بشارت احمد دہڑوی ولد ماہی بخش صاحب مرحوم ۱۳۱/۴ کشمیر کالونی کراچی نمبر ۴۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ رفاقت اللہ خان ولد محمد عبداللہ خان صاحب وصیت ۱۳۰۹۲ سیکرٹری مال ڈرگ روڈ۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۶۹۵

میں عبدالستار بٹ ولد میر محمد حسین صاحب قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال بیعت مارچ ۱۹۶۰ء ساکن اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان نمبر 4-D/167 اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر 14 مالیت 8000-00 روپے
رقبہ 44 مربع گز

۲۔ ایک عدد رہائشی قطعہ
125 مربع گز نیو کراچی " 960-00 روپے

۳۔ نصف حصہ مکان A-25-3
ولایت آباد نمبر ۱ منگو پیر روڈ کراچی
نصف حصہ کی مالیت 8250-00 روپے

17210-00

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالستار بٹ ولد میر محمد حسین صاحب 4-D/167 اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شمس داؤد کھوکھر ولد صدرالدین صاحب کھوکھر ماڈرن کالونی کراچی نمبر ۱۸

مسل نمبر ۲۳۶۹۶

میں منیرہ نسیم زوجہ سرجن کمانڈر نسیم احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی P.N.S.C-3 شفا کراچی نمبر ۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰۰ روپیہ
۲۔ زیور طلائی ہار۔ چوڑیاں
کانٹے۔ انگوٹھیاں وغیرہ
وزنی ۲۴ تولہ -/۱۲۵۰۰ روپیہ

-/۱۷۵۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ منیرہ نسیم زوجہ سرجن کمانڈر نسیم احمد (خاوند موصیہ) P.N.S.C-3 شفا کراچی نمبر ۴

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ سرجن کمانڈر نسیم احمد (خاوند موصیہ) P.N.S.C-3 شفا کراچی ۴۔

مسل نمبر ۲۳۶۹۷

میں منظور بیگم زوجہ خلیل احمد خالد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۴-۴-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ منظور بیگم زوجہ خلیل احمد خالد صاحب 4-D/99 اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ خلیل احمد خالد ولد محمد عبداللہ صاحب (خاوند موصیہ) اسلام نگر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴۔

لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیم — (بقیہ صفحہ ۴)

ایک سخت بلا ہے اور راحت اسی میں ہے کہ اس سے سبکدوش ہو جائے۔"

(مکتوبات احمد)

یعنی لین دین کے معاملات میں ایفائے عہد اور امانت کی عند الطلب ادائیگی کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح سود سے بکلی احتراز کرنا چاہیئے کہ اس کی خلاف ورزی کو خدا تعالیٰ نے اپنے ساتھ جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔ (بقرہ: ۲۸۱)

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا ایسے تمدنی احکام ہیں جن پر ہمارے معاشرے کا انحصار ہے۔ جو قوم اپنے لین دین میں احتیاط سے کام نہیں لیتی وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ مذہب اسلام نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بجا لانے کا۔ معاملے کی صفائی آدھا دین ہے۔ جو شخص حقوق العباد ادا کرتا ہے وہ یقیناً اپنا آدھا دین محفوظ کر لیتا ہے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے اوامر کی اطاعت کرنے اور نواہی سے پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور صحیح اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر بہترین نمونہ پیش کرنے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اعلان دارالقضاء

مکرم لطف المنان صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی ارجمند خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۶۲۳۸/۳۰۰۳۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس وقت مبلغ ۵۸۵۶/۰۵ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) فضل النساء صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) منصور احمد صاحب (۳) مشہود احمد صاحب پسران مرحوم (۴) خورشید بیگم صاحبہ (۵) بشریٰ آغا صاحبہ (۶) انور سلطانہ صاحبہ (۷) ثریا قمر صاحبہ (۸) زکیہ خاور صاحبہ (۹) جمیلہ خان صاحبہ (۱۰) سلمہ نعمان صاحبہ دختران مرحوم۔ رقم مذکورہ میں سے -/۱۲۰۰ روپے درخواست کے مطابق وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم ہماری والدہ صاحبہ کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی مالی قربانیاں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کے متعلق فرمایا:۔

"اب بعض وعدے ایسے آرہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہوگئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں چنانچہ اب چھ روپے سے زیادہ کے وعدے بھی آرہے ہیں لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً -/۵۰۰ روپے یا -/۶۰۰ روپے سالانہ دے دیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے ہزار، ڈیڑھ ہزار، دو ہزار چار ہزار روپے بھی دے دیں۔" (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور رضی اللہ عنہ کا یہ مبارک فرمان ہر سال کئی کئی بار اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کو جو اس فرمان کو پورا کرنے کا باعث بنتے ہیں اپنے فضل و کرم سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اموال اور اولاد میں برکت دے۔ آمین

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ذی ثروت احمدی احباب کو -/۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ یا اس سے زائد چندہ وقفِ جدید ادا کر کے معاونینِ خاص میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تمام زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شامل کرنے کی مساعی فرمائیں اور مرکز میں ایسی رپورٹیں بھجوائیں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں مندرجہ اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ اسامیوں کے آگے صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ہیں:۔

۱۔ میڈیکل آفیسر ایم۔بی۔ بی۔ ایس۔ گریڈ ۵۰۰ ـــ ۵۰/۱۰۰۰/۵۰/۱۲۵۰۔ اس کے علاوہ N.P.A. الاؤنس -/۱۵۰ روپے ماہانہ، ٹیکنیکل الاؤنس -/۵۰ روپے ماہانہ اور سپریم کمان -/۲۸ روپے ماہانہ و مہنگائی الاؤنس -/۱۱۰ روپے ماہانہ ہوگا۔

۲۔ انیستھیٹسٹ (ANAESTHETEST) - اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

۳۔ لیڈی ڈاکٹر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

احمدی ڈاکٹروں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت مرکز میں آکر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے گا۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم شیخ شمس الدین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودہا مورخہ ۲۶/۶/۷۸ بروز سوموار بعمر ۷۲ سال وفات پاکر مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی اولاد میں چار لڑکیاں اور دو بیٹے ہیں۔ آپ اپنے بڑے لڑکے مکرم شیخ محمد یحییٰ صاحب کنفیکشنر محلہ رحمت آباد فیصل آباد کے ہاں قیام پذیر تھیں۔ مورخہ ۲۷/۶/۷۸ کو مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے فیصل آباد میں نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مسجد مہدی کے باہر نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

(شیخ محمد اکرام اظہر آف مڈھ رانجھا حال ۶/۴۸ انگوری باغ ہاؤسنگ سکیم لاہور)

زیور کی زکوٰۃ کے لئے تاکیدی ارشاد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے۔ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (کتاب الزکوٰۃ الفصل الثانی)۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے اس لئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام ڈاکٹر شوکت حیات ولد علم دین باجوہ بتاتا ہے اپنے آپ کو ریٹائرڈ فوجی افسر کہتا ہے اپنی رہائش گاؤں رڑکی باجوہ ضلع سیالکوٹ بتاتا ہے اس کا حلیہ رنگ گندمی، چہرہ گول، عمر تقریباً ۴۰ ـ ۴۲ سال، صحتمند، قد لمبا، بالوں کی قلمیں لمبی، جسم درمیانہ، دانت میلے، اوپر والے دانتوں میں سے ایک اندر مڑا ہوا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ لوگوں کو ملازمت کا جھانسہ دے کر روپیہ بٹورتا پھرتا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

تصوّر تک نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی مخلوق میں خیر و شر کے دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب بھی ہمیں قومی یا انفرادی لحاظ سے مشکلات کا سامنا یا خدشہ محسوس ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا چاہیئے اور اسی کی پناہ حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہم اس سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں متوقع مصائب سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں میں ہمیں خود وہ جامع و مانع دعائیں سکھا دی ہیں جو خدا کی پناہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ان دعاؤں کے سکھانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کرنا چاہتا ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تھی کہ آپ رات کو سونے سے پیشتر یہ دونوں سورتیں ضرور پڑھا کرتے تھے۔

محترم قاضی صاحب نے ان سورتوں کا مطلب اور مفہوم عام فہم انداز سے واضح فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ان سورتوں میں مخلوق سے تعلق رکھنے والے شر کے ہر پہلو سے بچانے کی جامع دعائیں ہمیں سکھائی گئیں ہمیں چاہیئے کہ ہم سنتِ نبویؐ کی پیروی کرتے ہوئے روزانہ سوتے وقت یہ دعائیں پڑھا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے انفرادی اور اجتماعی شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور خیر و برکت سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے آپ مرکزِ سلسلہ میں کب پہنچ رہے ہیں؟

(قائم مقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)